المؤمنون

(Al-Mumenoon)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1	قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ	
	یقیناً امن قائم کرنے والے کامیاب ہوئے۔	
2	الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ	
	وہ لوگ جو اپنے فرائض منصبی کے معاملے میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔	
3	وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ	
	یعنی وہ لوگ جو بے مقصد باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔	
4	وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ	
	اور وہ لوگ جو زکوۃ کے لئے عمل پیرا رہتے ہیں۔	

مباحث:۔

دیکھ لیجئے زَكَوٰةِ پر عمل پیرا ہوا جاتا ہے۔ یہ ایسے اعمال ہیں جن سے معاشرے کو خوشحالی نصیب ہوتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہم اپنے معاشرے کو خوشحالی دیتے ہیں۔ نوع انسانی کے لئے مملکت الٰہیہ کی خوشحالی کے تمام وہ اعمال جو مال و زر، جسم و جان اور عقل و خرد کے ذریعے کئے جائیں زکواۃ کہلائیں گے

5	وَالَّذِينَ هُمۡ لِفُرُوجِهِمۡ حَافِظُونَ
	اور وہ لوگ جو اپنے رازوں کو افشاں ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں۔
6	إِلَّا عَلَىٰٓ أَزۡوَاجِهِمۡ أَوۡ مَا مَلَكَتۡ أَيۡمَانُهُمۡ فَإِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُومِينَ
	سوائے ان کی ساتھی جماعتوں کے لوگ یا جو معاہدات کے تحت انکی زیر نگرانی آئے ہوئے ہوں (وہ اگر راز افشاں کریں) تو مومنوں پر کوئی مذمت نہیں۔
7	فَمَنِ ابۡتَغَىٰ وَرَآءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الۡعَادُونَ
	لیکن اگر کسی نے اس مذکورہ حد سے تجاوز کیا تو وہی لوگ تو حدود شکن ہیں۔
8	وَالَّذِينَ هُمۡ لِأَمَانَاتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رَاعُونَ
	اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور معاہدات کی پاسداری کرتے ہیں۔
9	وَالَّذِينَ هُمۡ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمۡ يُحَافِظُونَ

	اور وہ لوگ جو اپنے فرائض منصبی کی حفاظت کرتے ہیں۔
10	أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ
	یہی لوگ تو اصل وارث (ورثہ) ہیں۔
11	الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
	یہ وہ لوگ ہیں جو سرسبز و شاداب ریاست کے وارث بنیں گے۔۔۔ہمیشہ اس میں رہنے والے۔
	مباحث:۔ لفظ فردوس معرب ہے۔ایسا باغ جو انتہائی سرسبز و شاداب ہو۔
12	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ
	یقیناً ہم نے نسل انسانی کی فطرت پر اخلاقیات دئے۔
	مباحث:۔ طِينٍ۔۔مادہ۔۔ ط ی ن ۔۔ معنی۔۔فطرت،۔عادت۔۔(بدطینت۔بری عادت) سُلَالَةٍ ۔۔س ل ل ۔۔۔ معنی۔۔تسلسل۔
13	ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ

	پھر ہم نے تمکن والی جگہ کے معاملے میں اس کو عیب دار پایا۔	
	۔ نُّطۡفَةٍ ۔۔مادہ۔۔ ن ط ف ۔۔ معنی۔۔ پانی کا ٹپکنا۔۔، مشکیزے کا ٹپکنا۔۔، بادل کا ہلکے ہلکے برسنا۔، محنت کے بعد پسینے کا آنا۔۔، تلوار سے خون ٹپکنا۔۔، خراب ہونا۔۔، تہمت۔۔، عیب۔۔، عیب لگانا۔، عورت کے کان میں بالی پہنانا۔، نقص وفساد۔۔، صاف پانی	
14	ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ	
	پھر ہم نے اس کمزور کو تعلقات کی بنیاد پر اخلاقیات دئے۔۔، تو ہم نے اس تعلقات کی بنیاد پر پیدا کئے ہوئے کو لڑائی جھگڑے میں ملوس پایا۔۔ پھر اس کو ایک ڈھانچے(framework) میں بنایا پھر اس ڈھانچے کو میل جول سے شیر شکر ہونا سکھایا تب اس کو ایک بہترین خلقت عطا کی۔۔۔۔۔ پس قدرت کتنی مہربانیاں کرنے والی بہترین خالق ہے۔	

۔عَلَقَةٍ۔۔مادہ۔۔ ع ل ق ۔۔معنی۔بادل کا ہلکے ہلکے برسنا چمٹنا،بدگوئی کرنا،لٹکنا۔۔،تعلقات بنانا۔۔

مُّضْغَةٍ۔۔مادہ۔۔م ض غ ۔۔معنی۔۔چبانا،لڑنا،حقیر کام کرنا،بے وقوف۔۔،لوگوں کے لئے اذیتناک ہونا،لڑائی جھگڑے میں کسی کے سامنے آنا۔۔

۔۔عَلَقَةٍ۔۔مادہ۔۔ ع ل ق ۔نُّطْفَةٍ۔۔مادہ۔۔ ن ط ف ۔۔معنی۔۔پانی کا ٹپکنا،۔مشکیزے کا ٹپکنا۔۔،بادل کا ہلکے ہلکے برسنا،محنت کے بعد پسینے کا آنا۔۔،تلوار سے خون ٹپکنا۔۔،خراب ہونا۔۔،تہمت۔۔،عیب۔۔،عیب لگانا،عورت کے کان میں بالی پہنانا،نقص وفساد۔۔،صاف پانی

۔۔عَلَقَةٍ۔۔مادہ۔۔ ع ل ق ۔۔معنی۔بادل کا ہلکے ہلکے برسنا چمٹنا،بدگوئی کرنا،لٹکنا۔۔،تعلقات بنانا۔۔

مُّضْغَةٍ۔۔مادہ۔۔م ض غ ۔۔معنی۔۔چبانا،لڑنا،حقیر کام کرنا،بے وقوف۔۔،لوگوں کے لئے اذیتناک ہونا،لڑائی جھگڑے میں کسی کے سامنے آنا۔۔

۔۔معنی۔بادل کا ہلکے ہلکے برسنا چمٹنا۔،بد گوئی کرنا۔،لٹکنا۔۔،تعلقات بنانا۔۔

15	ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ
	پھر بھی تم اس کے بعد ناکام ہوتے ہو۔۔!!!؟
16	ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ
	پھر یقیناً تم لوگوں سے مملکت کے قیام کے وقت بازپرس کی جائے گی۔
17	وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ

	اور یقیناً ہم نے تمہارے اوپر بہت سے زندگی گزارنے کے طریقے بنائے۔۔۔اور ہم اپنی خلقت سے غافل تو نہیں ہیں۔	
18	وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ	
	اور ہم نے دانش و بینش کے اعلیٰ مقام سے اصول و پیمانوں کا نظام عطا کیا پھر اس کو ملک میں پذیرائی دی۔۔۔۔اور یقیناً اس کے لے جانے پر بھی قادر ہیں۔	
19	فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ	
	پھر ہم نے اس کے ذریعے سے تمہارے لئے منتخب اور سایہ دار ریاستوں کو پروان چڑھتے پایا کہ ان ریاستوں میں تمہارے لئے بہت سے فوائد ہیں جن سے تم استفادہ حاصل کرتے ہو۔	
20	وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ	
	وہ تفرقہ جو پیدا ہوتا ہے (طور سینا) سے۔۔اس کی مفاد پرستوں کے لئے پرورش ہوتی ہے دھوکہ دہی اور فریب اور جھوٹ سچ ملا کر۔	

طُورٌ ۔۔مادہ۔۔ط و ر۔۔۔معنی۔۔ایک حال یا شکل سے دوسرے حال یا شکل میں لانا۔ تبدیلی۔، تشکیل جدید۔، حالت ہیت یا نوع مین تبدیلی۔ طور طریقہ۔

سَيْنَاءَ ۔۔مادہ۔۔غیر معلوم۔۔۔۔ہو سکتا ہے معرب ہو۔۔؟؟ بنیادی طور پر اس کا مادہ نہ تو س ء ن ہے اور نہ ہی س و ن اور نہ ہی س ی ن ہے۔ یہ بہت مملکن ہے کہ معرب ہو۔ اس لئے محققین نے اسکو اسم کے تحت لیا ہے۔۔یعنی یہ کسی چیز یا جگہ یا شخص کا نام ہے۔۔اس لئے اس آیت میں اس کا مفہوم آیات کے سیاق و سباق میں ہی دیکھا جائے گا۔ کیونکہ سیناء سے تنازع پروان چڑھتا ہے اس لئے یہ کوئی ایسا عمل یا سوچ یا عقیدہ ہو سکتا ہے جو انسانیت میں تفریق ڈال دے۔

دُهْنِ ۔۔مادہ۔۔ دھن ۔۔معنی۔۔مداہنت۔، نفاق برتنا۔، خلاف ضمیر بات کہنا۔، دھوکہ دینا۔، فریب دینا۔، حق پوشی کرنا۔،

صِبْغٍ ۔۔۔مادہ۔۔ص ب غ ۔۔معنی۔۔۔رنگنا جھوٹ سچ ملا کر بولنا۔ سبغونی فی عینک انہوں نے میرے باری میں تمہاری ائے بدل دی۔، کسی کے رنگ ڈھنگ میں بدل جانا۔، تصبغ فی دینہ مذہب یا دین پر قائم رہنا۔ الصبغۃ الطائفیہ فرقہ وارانہ رنگ۔

21	وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ
	اور یقیناً تمہارے لئے ان انسان نما جانوروں میں عبرت ہے۔۔۔، جو کچھ بھی ان کے اندر خفیہ ہے اس سے ہم تمہاری پیاس بجھاتے ہیں۔۔۔، اور تمہارے لئے ان کے معاملے میں بہت فائدہ ہے جس سے تم استفادہ کرتے ہو۔

یہ وہی انعام ہیں جن کا پچھلی آیت میں ذکر ہوا ہے کہ ایسے لوگوں کی پرورش مفاد پرستی دھوکہ دہی اور جھوٹ سچ ملا کر ہوتی ہے۔۔اور اندرون خانہ انہون نے وہ کچھ چھپایا ہوتا ہے جس کی بھنک تک کسی کو نہیں پڑتی۔

22	وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ
	اس تحریف پر اور معاشرے پر تم کو ذمہ دار ٹھہرایا۔

مباحث۔

پچھلی چار آیات میں ہمیں ایک اصلاحی معاشرے سے احراف ہوتا نظر آیا ہے۔ اس لئے عَلَيْهَا میں ھا کا مرجع وہی لوگوں کی بدلتی حالت ہے۔

اگلی آیات میں سیدنا نوح اور ان کے بعد سیدنا موسیٰ کے حالات کو بطور دلیل پیش کیا گیا ہے۔

23	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ
	اور ہم نے نوح کو اسی کی قوم کی طرف مبعوث کیا تھا۔۔۔۔ تو اس نے اپنی قوم سے کہا مملکت الہیہ کے احکامات کی فرمانبرداری کرو اور تمہارے لئے اس کے علاوہ کوئی حاکم نہیں ہے۔ تو تم احکامات سے ہم آہنگ کیوں نہیں ہوتے۔
24	فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ
	تو اس کی قوم کے منکر لوگوں کے سرداروں نے کہا کہ یہ تو تمہاری طرح کا بشر ہی تو ہے جو چاہتا ہے کہ تم پر بڑائی حاصل کر لے۔۔۔۔۔، اگر مملکت کی قانون مشیت میں ہوتا تو لازماً نافذین احکامات کو بھیجا جاتا۔۔۔ ہم نے ایسی چیز پہلے کے بڑون میں تو نہیں سنی۔

25	إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ
	یہ تو بس ایک جنونی شخص ہے سو اس کا ایک مدت تک انتظار کر لو۔
26	قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ
	نوح نے کہا اے میرے نظام ربوبیت میری مدد کر بایں وجہ کہ یہ مجھے جھٹلاتے ہیں۔
27	فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ
	اس لئے ہم نے حکم دیا کہ ہماری معاونت اور احکامات کے ساتھ ایک معاشرہ تشکیل دے۔۔۔ پس جب ہمارا حکم آئے اور نور پھیل جائے تو اس نور میں ہر دو جماعتوں سے اور تیری علم و حکمت کی اہلیت رکھنے والے لوگوں کو اس معاشرے میں داخل کر سوائے ان لوگوں کے کہ جن کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہو۔ اور ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے ظلم کیا مجھ سے بات نہ کرنا۔ کیونکہ وہ ڈوبنے والے ہیں۔
28	فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
	پس جب تم اور تمہارے ساتھ کے لوگ آباد ہو جاؤ تو اعلان کرنا کہ حاکمیت مملکت الٰہیہ ہی کی ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دلائی۔
29	وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ

اوراعلان کر کہ ائے میرے نظام ربوبیت مجھے ایسی جگہ پر آباد کر جو مبارک ہو کیونکہ تو بہترین ٹھکانہ عطا کرنے والا ہے۔

30 إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ

یقیناً اس واقعہ میں دلائل ہیں اور ہم تو پرکھنے والے ہیں۔

مباحث:۔

لَمُبْتَلِينَ۔۔مادہ۔۔ب ل و ۔۔ معنی جانچنا۔پرکھنا۔آزمانا۔

31 ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ

پھر اس کے بعد دوسری بستیوں کو آباد کیا۔

32 فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ

پس ہم نے ان کے معاملے میں ان ہی میں سے پیغامبر بھیجے کہ فرمانبرداری صرف مملکت الٰہیہ ہی کی کرنا۔ اور اس (مملکت الٰہیہ) کے علاوہ کوئی حاکم نہیں ہے۔۔۔ تو کیا تم مملکت الٰہیہ کے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہوگے۔

33 وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ

	اور اس کی منکر اور جھٹلانے والوں کی قوم کے سرداروں نے جن کو ہم نے قوم کا ناحق راہبر بنا پایا تھا۔۔۔۔ "یہ تو صرف تم جیسا ہی بشر ہے۔ یہ اسی میں سے ویسے ہی حاصل کرتا ہے جیسے تم حاصل کرتے ہو اور ویسے ہی کام کرتا ہے جیسے تم کرتے ہو۔	
	مباحث:۔ أَتْرَفْنَا۔۔مادہ۔۔ت ر ف ۔۔مترف بغیر کسی حق اور اہلیت کے ملک یا قوم کا رہبر بن جانا۔	
34	وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ	
	اور اگر تم نے اس جیسے بشر کی اطاعت کی تو تم تو یقیناً نقصان اٹھاؤ گے۔	
	مباحث:۔ ان آیات میں مسلم ممالک اور خاص طور پر پاکستان کی عکاسی نظر آئے گی۔ ہمارے لیڈر صاحبان اور مجلس مقننہ (legislative assembly) میں چند ایک کو چھوڑ کر زیادہ لیڈر صاحبان گلی کوچوں کی صفائی پر متعین ہیں اور وہ کام بھی صحیح نہیں کر رہے۔ انہیں معلوم ہی نہیں کہ (legis lative assembly) کا کیا کام ہوتا ہے۔	
35	أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُم مُّخْرَجُونَ	
	کیا وہ تم کو ڈرا رہا ہے کہ تم ناکام ہو گے اور خاک نشیں ہو جاؤ گے اور ڈھانچے میں رہ جاؤ گے تو تم احتساب کے لئے لائے جاؤ گے۔	

مباحث:۔

عِظَامًا ۔۔۔مادہ۔۔ ع ظ م ۔۔ معنی۔۔ عظیم۔، عظمت ۔۔، معظم تووہ الفاظ ہیں جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔، ہڈی۔

اس آیت میں ہڈّی سے مراد ڈھانچہ ہے۔ ہڈّیوں کا بھی ڈھانچہ ہوتا ہے اور ہر نظام کا ایک بنیادی ڈھانچہ بھی ہوتا ہے۔ کوئی بھی ملک یا ادارہ جب بربادی کی طرف جاتا ہے تو اس کا کہنے کی حد تک تو ڈھانچہ ہوتا ہے لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ یعنی جیسے کسی بھی جاندار کا اگر ڈھانچہ نظر آئے تو وہ مردہ ہوتا ہے اور اگر اسی ڈھانچے پر گوشت پوست چڑھی ہو تو وہ جاندار کہلاتی ہے۔ اس مملکت کے تغیر و تبدل کو ہی ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ آج کل پاکستان میں ڈھانچے تو بہت نظر آئیں گے لیکن کسی میں بھی حرارت نظر نہیں آئے گی۔ اسی حال کو پہنچنے سے پہلے جب پیش آگاہ کیا جاتا ہے تو اقتدار پر قابض افراد کی یہ سمجھ ہی نہیں آتا کہ ایک دن آیا آسکتا ہے کہ وہ اتنے کمزور ہو جائینگے کہ ایک ڈھانچے کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

فعل ماضی سے پہلے جب إِذَا آتا ہے تو معنی مضارع کے ہوتے ہیں اور استمراریت کا فائدہ ہوتا ہے۔

36	هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ
	ناممکن بعید از قیاس جس کا تم سے واعدہ کیا جاتا ہے۔
37	إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ
	نہیں ہے مگر صرف حال کی زندگی۔۔، ہم کامیاب بھی ہوتے ہیں اور ناکام بھی۔۔۔ اور ہم سے باز پرس نہیں کی جائے گی۔
38	إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ
	وہ تو ایک شخص ہے جس نے مملکت الہیہ پر جھوٹ گھڑا ہے اور ہم اس کے کہنے پر امن قائم کرنے والے نہیں۔

39	قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ
	کہا اے میرے نظام ربوبیت بوجہ کہ وہ مجھے جھٹلاتے ہیں میری مدد فرما۔
40	قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ
	کہا عنقریب یہ لوگ لازماً نادم ہونگے۔
41	فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
	پھر انہیں حق کے ساتھ ایک تصادم نے اچانک آ پکڑا۔۔۔۔۔۔اس طرح ہم نے انہیں خس و خاشاک پایا۔پس اسطرح ظالموں کے لئے دوری ہے۔
	الصَّيْحَةُ ۔۔مادہ۔۔ص ی ح ۔۔ معنی۔۔ہیبتناک آواز۔۔۔ماخوذ معنی میں ہر وہ آواز جو انسان کو حوس باختہ کردے۔جیسے ملکی انتشار، جنگ، زلزلہ، طوفان۔
42	ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ
	ان کے بعد پھر ہم نے دوسری قوموں کی نشوونما کی۔
43	مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ

	کوئی امت اپنے مقررہ نتیجے سے نہ سبقت لیتی ہے۔اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔	
	مباحث:۔ مقررہ نتیجے سے یہ نہ سمجھ لیجئے گا کہ تمام کاروبار کائنات پہلے سے ہی طے شدہ ہے۔۔ عمل کارد عمل ہوتا ہے اور ہر عمل کے رد عمل کا قانون موجود ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوتا ہے۔	
44	ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَىٰ ۖ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ	
	پھر ہم نے پے درپے اپنے پیامبر بھیجے۔ جب بھی کسی اُمت کے پاس اس کا پیامبر آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا۔، پس ہم نے بعض کو بعض کے پیچھے لگا پایا اور ان کو قصّہ پارینہ بنا دیا۔ بایں وجہ ان لوگوں کے لئے جو امن قائم نہیں کرتے دوری ہے۔	
45	ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ	
	پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے ہم نظریہ ہارون کو اپنے احکامات اور واضح قوت کے ساتھ بھیجا۔	
46	إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ	
	فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف۔۔۔۔، تو انہوں نے تکبر کیا اور سرکش ہو گئے۔	
47	فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ	
	پھر کہا کہ۔۔"کیا ہم اپنے جیسے دو اشخاص کے لئے امن قائم کریں جن کی قوم ہماری غلام ہو۔"	

مباحث:۔

عَابِدُونَ۔۔۔اگر عابد عبادت کرنے والے کو کہا جاتا ہے تو کیا موسیٰ کی قوم فرعون کے سرداروں کی عبادت کرتی تھی۔۔؟؟۔۔۔۔۔جی نہیں موسیٰ کی قوم ان سرداروں کی تابعدار اور فرمانبردار تھی۔یہی عبدیت ہم نے مملکت الہیہ کے لئے اختیار کرنی ہے۔

فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ	48
پس انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا اور برباد ہونے والوں میں ہو گئے۔	
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ	49
اور یقیناً ہم موسیٰ کو کتاب دے چکے تھے تاکہ وہ ہدایت حاصل کریں۔	
وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ	50
اور ہم نے ابن مریم اور اس کی امت کو ایک دلیل کے طور پر مقرر کیا۔۔اور ان دونوں کو ایک قرار اور اعانت والا بلند منصب عطا کیا	

مباحث:۔

مَعِينٍ۔۔مادہ۔۔ ع ی ن ۔۔۔معنی۔۔اعانت۔،مدد۔،مَعِينٍ اسم ظرف ہے اور مَفْعِلٌ کے وزن پر ہے۔مَفْعِلٌ کے وزن پر بننے والے الفاظ میں جگہ،وقت،اور مقصد کے مفاہیم ہوتے ہیں۔جیسے مَنْزِلٌ ۔۔منزل میں جگہ مقصد اور وقت کے مفاہیم ہوتے ہیں۔۔

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ	51

	ائے رسولو۔۔! موزوں علم کو حاصل کرو اور اصلاحی اعمال کرتے رہو۔۔۔یقیناً میں تمہارے اعمال کو جانتا ہوں۔
	مباحث:۔ ویسے تو پہلے بھی كُلُوا و اُشْرِبُوا کا معنی و مفہوم بتایا جاچکا ہے کہ قرآن میں اکل کے معنی تعلیم کو حاصل کرنا اور اشربوا کے معنی اس تعلیم کو عمل میں لانا ہوتا ہے۔اور اگر کھانے پینے کے ساتھ۔۔۔”اصلاحی اعمال“ کا ذکر بھی آئے اور یہ کہنا کہ ”یقیناً میں تمہارے اعمال کو جانتا ہوں۔۔“ قطعی طور پر غذاء کے لئے نہیں بولا جاسکتا ہے۔
52	وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ
	اور یقیناً تمہاری امت یکتا امت ہے۔۔،اور میں تمہارا انظام ربوبیت ہوں۔۔۔پس میرے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ رہو۔
53	فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ
	سو لوگوں نے اپنے معاملات کو آپس میں زبردستی ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی میں مگن ہے۔
54	فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ
	پس انکوان کی غفلت میں مکافات عمل تک پڑا رہنے دو۔

مباحث:۔

حَتَّىٰ حِينٍ ”مکافاتِ عمل“، یعنی اعمال کے نتائج کے ظہور کا وقت۔

55	أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ
	کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انکو جو مال وزر اور ابنائے قوم سے مدد دیئے جا رہے ہیں۔۔۔۔(مفہوم اگلی آیت میں جاری ہے۔)
56	نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ
	تو ہم ان کے ساتھ بھلائیاں کرنے میں جلدی کر رہے ہیں؟ بلکہ انہیں تو شعور ہی نہیں ہے۔
57	إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ
	یقیناً وہ لوگ جو اپنے نظام ربوبیت کے اثر سے شفیق و مہربان ہوتے ہیں
58	وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ
	اور وہ لوگ جو اپنے نظام ربوبیت کے احکامات کے ذریعے امن قائم کرتے ہیں۔
59	وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ
	اور وہ لوگ جو اپنے نظام ربوبیت کے احکامات کے ساتھ شرک نہیں کرتے ہیں۔

60	وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ	
	اور وہ لوگ وہی دیتے ہیں جو انہوں نے دیا۔اور ان کے دل لرزاں رہتے ہیں کہ ان کو اپنے نظام ربوبیت کی طرف جواب دہی کرنی ہے۔	
61	أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ	
	یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائی میں تیزی کرنے والے ہیں اور سب کے آگے نکل جانے والے ہیں۔	
62	وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ بِالْحَقِّ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ	
	ہم کسی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ مکلّف نہیں ٹھیراتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو حق کو بتاتی ہے۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔	
63	بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ	
	بلکہ ان کے دل اس کتاب کی طرف سے غفلت میں ہیں اور ان کے اس کے سوا بھی بہت سے اعمال ہیں جن پر وہ عمل کرتے ہیں۔	

مباحث:۔

اسم الفاعل کو جب اردو میں ترجمہ کرتے ہیں تو مفہوم میں نہ صرف اسم الفاعل کے معنی سامنے ہوتے ہیں بلکہ مضارع معروف کے معنی بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔۔ مثلاً۔۔ انا کاتب "میں لکھنے والا ہوں۔" جس کو فعل مضارع کے معنی میں بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے حالانکہ اس کا صحیح ترجمہ ہوگا "میں لکھاری ہوں"۔

اسی طرح عَامِلُونَ کا ترجمہ "کام کرنے والا" بطور اسم الفاعل کیا جانا چاہئے۔

64 حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ

یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب کی گرفت میں لیتے ہیں تو وہ چیخنے لگتے ہیں۔

مباحث:۔

پہلے بھی مختلف مقامات پر عرض کر چکے ہیں کہ فعل ماضی سے پہلے جب لفظ إِذَا آتا ہے تو فعل کے معنی کو مضارع کے معنی دیتا ہے۔

65 لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ

آج کے دن چیخو نہیں۔۔۔ ہماری طرف سے تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

66 قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنكِصُونَ

حقیقت یہ ہے کہ میرے احکامات تم کو دئے جاتے تھے تو تم الٹے پاؤں پلٹ جایا کرتے تھے۔

67 مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ

	داستان سرائی اور بےہودہ بکتے ہوئے تکبر کرنے والے۔	

مباحث:۔

اس مقام پر سورہ طہ کی آیت نمبر ۸۵ کا اعادہ مناسب رہے گا، ملاحظہ فرمائیے۔۔

یہاں وقت ہے کہ سامری کو پہچان لیا جائے ۔ السَّامِرِيُّ ۔۔مادہ۔۔ س م ر۔۔ معنی۔۔۔قصہ گو۔۔ کسی کے ساتھ رات کو باتیں کرنے والا۔،۔رات کو گلی کے نکڑ پر بیٹھ کر بے مقصد کہانیوں میں لوگوں کے وقت کو برباد کرنے والوں کو سامری کہا جاتا ہے ۔ الف لیلوی داستانون کا رواج بھی ایسے ہی پڑا۔ سامر اور سمیر کہانی سنانے والا۔۔۔،

السَّامِرِيُّ مرکب ہے (ال+سامر+ی) آل سامری کو معرفہ بنانے کے لئے۔ سَامِرُ قصہ گو۔۔ی۔یائے نسبت۔۔۔جیسے اگر کوئی مصر سے ہو تو مصری۔، فلسطین سے ہو تو فلسطيني۔اس طرح سَامِرُ سے سَامِرِیُ

السَّامِرِيُّ ۔۔کا معنی ہوا وہ خاص شخص جو قصہ کہانی سنانے والوں میں سے تھا۔اس آیت میں السَّامِرِيُّ معرف باللام آیا ہے۔ جس کے معنی ہوئے کہ سامری ایک نہیں تھا بلکہ بہت سارے تھے۔۔۔اس لئے اس مقام پر جس سامری کی بات ہو رہی ہے اس کا تعلق سید نا موسیٰ سے تھا۔ مذہبی پیشوا بھی کہانیوں میں الجھاتے ہیں اس لئے انہوں نے ایک اور کہانی گھڑ کر اس مذہبی قصہ گو کا نام ہی سامری رکھ دیا تاکہ اس کی حرکتوں پر پردہ پڑا رہے اور آنے والے کسی بھی داستان گو کی پہچان نہ ہو سکے۔اور یہ کہنے کا جواز مل جائے کہ یہ تو موسیٰ کے زمانے کی بات ہے اسلام میں تو کوئی سامری نہیں ہے۔ سامری کے کردار کو آگے کی آیات میں مزید سمجھیں گے۔(سورہ طہ۔ کی آیات ۸۷ سے ۹۷ تک سامری کے کردار کی کس طرح تصویر کشی کی ہے۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا اور رسول نے کہا ائے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو مھجور بنا دیا تھا۔

مھجور کا ترجمہ چھوڑ رکھنا کیا جاتا ہے لیکن۔۔۔،

مَهْجُورًا ۔۔مادہ ھ ج ر۔۔ معنی۔۔۔ چھوڑنا۔، ہجرت کرنا۔، علٰحدہ ہونا۔، اونٹ کی پچھلی ٹانگ کو اگلی ٹانگوں سے ایسا باندھنا کہ وہ چل نہ پائے۔ کلام المھجور متروک کلام۔، وحشیانہ اور ناپسندیدہ کلام۔

اس لئے رسول کی صرف ایک ہی شکایت ہوتی کہ قرآن کو ایسا باندھنا کہ وہ ہل جل نہ سکے اور قرآن کو کیسے باندھا جاتا ہے یہ بھی دیکھ لیجئے۔

68	أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ
	کیا انہوں نے اس بات میں غور و فکر ہی نہیں کیا۔۔۔؟ یا یہ کہ ان کے پاس وہ آیا جو ان کے بڑوں کے پاس نہیں آیا تھا؟
69	أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ
	یا انہوں نے اپنے پیغمبر کو پہچانا ہی نہیں کہ اس کے منکر ہو رہے ہیں؟
70	أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ
	یا یہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے۔۔۔۔۔؟ حالانکہ وہ تو ان کے پاس حق لایا ہے۔۔۔۔۔ لیکن ان میں اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں۔
71	وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ
	اور اگر حق ان کی خواہشات کے مطابق چلتا تو بلند و زیریں اور جو بھی ان کے متعلق ہے سب درہم برہم ہو جاتے۔ بلکہ ہم تو ان کے پاس انہی کی یادداشت لائے ہیں۔ مگر وہ اپنی یادداشت سے ہی رو گردانی کرنے والے ہیں۔

مُّعْرِضُو ن اور يُعْرِضُونَ کا فرق جان لیجئے۔۔۔۔ مُّعْرِضُو ن اسم الفاعل ہے جس کے معنی میں کرنے والے کے معنی ہوتے ہیں۔۔۔

اور يُعْرِضُونَ فعل مضارع ہے جس کے معنی ہونگے وہ کریں گے یا کرتے ہیں۔

72	أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ	
	کیا تم ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہو۔۔؟ تمہارے لئے تو تمہارے نظام ربوبیت کا معاوضہ بہت بہتر ہے اور وہ بہترین رازق ہے۔	
73	وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ	
	اور بے شک تم تو ان لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہو۔	
74	وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ	
	اور جو اعلیٰ زندگی کے زریعے امن نہیں قائم کرتے وہ اصل راہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔	
75	وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ	
	اگر ہم اِن پر رحم کریں اور وہ تکلیف جس میں یہ مبتلا ہیں دُور کر دیں تو یہ اپنی سرکشی میں بالکل ہی بھٹک جائیں گے۔	
76	وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ	
	اور بیشک ہم نے ان کا سزا کے ساتھ مواخذہ بھی کیا۔۔۔ پھر بھی انہوں نے اپنے رب کے لئے نہ تو انکساری اور نہ ہی عاجزی اختیار کی۔	

77	حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ	
	یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت سزا کا دروازہ کھولتے ہیں تو وہ فوراً ہی ناامید ہو جاتے ہیں۔	
	مباحث:- ایک مرتبہ پھر یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ جب بھی فعل ماضی سے پہلے إِذَا آئے تو مضارع کے معنی دیتا ہے۔	
78	وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ	
	اور وہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے سماعت، بصیرت اور سمجھ بوجھ کو پروان چڑھایا۔۔۔لیکن کم ہی تم ان کا صحیح استعمال کرتے ہو۔	
79	وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ	
	اور وہ وہی ہے جس نے تمہیں ملک میں پھیلادیا اور اسی کی طرف تم جمع کئے جاؤ گے۔	
80	وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ	
	اور ملکت الٰہیہ وہی ہے جو آزادی و خوشحالی عطا کرتا ہے اور ناکامی سے دوچار کرتا ہے۔اور عروج و زوال بھی اسی کے لئے ہے۔ سو تم عقل کیوں نہیں استعمال کرتے ہو۔	

مباحث:۔
قرآن تو کہ رہا ہے کہ تم عقل کیوں نہیں استعمال کرتے۔۔۔؟؟۔۔۔لیکن مذہب کے ٹھیکیدار اس بات کو منوانے پر مصر ہیں کہ جس نے عقل استعمال کی وہ مذہب سے دور ہوا۔یہی وجہ ہے کہ مدرسے کی تعلیم میں عقل کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے،اور ہم ان مدارس کی جو پیداوار دیکھتے ہیں وہ عقل سے بالکل عاری ہوتے ہیں۔بلکہ اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی اپنی عقل ان مذہبی پیشواؤں کے پاس گروی رکھ دیتے ہیں۔

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ سورہ الانفال آیت نمبر ۲۲(یقیناً خدا کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے)ترجمہ ابوالاعلی مودودی۔

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ سورہ البقرہ آیت نمبر ۲۴۲(اس طرح اللہ اپنے احکام تمہیں صاف صاف بتاتا ہے امید ہے کہ عقل سے کام لو۔)

قرآن کے مخاطب وہ لوگ نہیں ہیں جو بھیڑ بکریوں کی طرح بے سوچے سمجھے اپنے پیشوا کے آگے سر جھکائے بیٹھے ہوتے ہیں۔بلکہ وہ لوگ ہیں جو عقل استعمال کرتے ہیں۔اور ہر بات کو عقل کی میزان پر رکھ کر سوچتے اور سمجھتے ہیں۔

81	بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ
	بلکہ ان لوگوں نے بھی ویسی ہی بات کہی جو ان کے پہلوں نے کہا۔
82	قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ
	نہوں نے پوچھا کیا ہم خاک نشیں ہو جائیں گے اور ڈھانچہ رہ جائیں گے تو کیا ہم جواب دہی کے لئے کھڑا کئے جائیں گے۔

	مباحث:۔ لَمَبْعُوثُونَ۔۔مادہ۔۔ب ع ث ۔۔معنی۔۔کھڑا کرنا۔،مواخذہ کرنا۔،کسی سے پوچھ گچھ کرنا۔،کسی کی جوابدہی کرنا۔محاکمۃ۔،(trial, judgement, lawsuit)(مقدمہ۔۔،اختبار۔،امتحان۔،مصیبت،)
83	لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
	اصل حقیقت یہ ہے کہ ہم سے اور ہمارے بڑوں سے پہلے بھی یہی وعدہ ہوتا چلا آیا ہے۔۔۔کچھ نہیں یہ تو صرف پہلے کے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔
84	قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ
	پوچھیئے۔،،اگر کہ تم کو معلوم ہے تو بتاؤ کہ ملک اور جو کچھ اس میں ہے۔۔۔کس کے لئے ہیں۔۔۔؟۔
85	سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ
	یقیناً یہ کہیں گے۔۔۔"حاکم اعلیٰ کے لئے"۔۔۔،تو پوچھو کہ پھر کیوں نہیں غور کرتے۔۔۔؟
86	قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
	پوچھو کون ہے جو لاتعداد اعلیٰ مناصب اور عظیم اقتدار کے نظام ربوبیت کا ذمہ دار ہے۔
87	سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ

	یقینایہی کہیں گے ''مملکت الہیہ کے لئے''۔۔پس پھر قوانین کے ساتھ ہم آہنگی کیوں نہیں اختیار کرتے۔	
88	قُلْ مَن بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ	
	پوچھو کہ اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ۔۔۔۔کہ وہ کون ہے جس کے دستِ قدرت میں ہر چیز کی ملکیت ہے اور جو پناہ دیتا ہے اور جس کے خلاف پناہ نہیں دی جاتی۔۔۔؟	
89	سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ	
	یقیناًوہ کہیں گے ''مملکت الہیہ کے لئے''۔۔۔پس پوھو تم کہاں سے فریب دئے جارہے ہو۔	
90	بَلْ أَتَيْنَاهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ	
	بلکہ ہم نے انہیں حق عطا کر دیا ہے اور بیشک وہ جھوٹے ہیں۔	
91	مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ	
	نہ تو مملکت الہیہ نے کسی کو متبادل بنایا اور نہ اس کے ساتھ اور کوئی حاکم ہے، ورنہ ہر حاکم اپنی نظام اخلاقیت (قوانین و آئین) کو لے جاتا اور ہر حاکم ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا۔۔۔۔، تمام تر جدوجہد مملکت الہیہ کے لئے ہے بر عکس ان اوصاف کے مقابلے میں جو یہ بیان کرتے ہیں۔	
92	عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ	

	وہ قوانین قدرت اور ان کے نتائج سب کا جاننے والا ہے۔اور وہ ان قوانین سے بلند و بالا ہے جن کا لوگ اشتراک کرتے ہیں۔	
	مباحث:۔ سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۳۳ میں وارد ہوا ہے أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ قرآن نے الْغَيْبِ ان احکامات الہی کو کہا ہے جو قدرت نے آدم پر آشکارہ کئے تھے اور آدم کو قوانین قدرت کا علم حاصل ہوا۔اور وَالشَّهَادَةِ وہ نتائج وواقعات جو آدم کے علم میں آچکے تھے۔	
93	قُل رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ	
	تم کہو کہ اے میرے نظام ربوبیت اگر تو مجھے وہ عذاب دکھا دے جس کی ان لوگوں کو دھمکی دی جا رہی ہے۔	

مباحث:۔

دراصل آیت نمبر ۹۳ کا تسلسل ۹۴ کے ساتھ ہے جو پیش خدمت ہے۔ رَّبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اے میرے نظام ربوبیت! مجھے ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔ اس طرح پورا جملہ یہ ہوا

"تم کہو کہ اے میرے نظام ربوبیت اگر تو مجھے وہ عذاب دکھادے جس کی ان لوگوں کو دھمکی دی جارہی ہے۔ اے میرے نظام ربوبیت! مجھے ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا"

قرآن کی ترجمانی میں ضمائر، متکلِّم اور متکلَّم کی مشکل تو ہر مترجم کو پیش آئی ہے جس کی وجہ سے مترجمین کو کہانیاں گھڑنی پڑیں لیکن کہانیوں کے گھڑنے کے باوجود آیات کو واضح نہ کر سکے اور مفہوم کچھ کا کچھ بن گیا۔

اسی مقام کو دیکھئے۔۔۔! کیا متکلِّم وہ اللہ ہے جو غیر مرئی آسمانوں میں براجمان ہے۔۔۔۔ اور شائد علیم و خبیر ہونے کے باوجود اسے یہ بتانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ "فیصلہ کرتے وقت

مجھے بھول نہ جانا اور مجھے ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔"

یقیناً یہ کلام کسی حاکم کا ہے جو اپنے سفیر یا پیامبر کو کسی فرض منصبی کے حوالے سے یاددہانی کرا رہا ہے۔

94	رَّبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
	اے میرے نظام ربوبیت! مجھے ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔
95	وَإِنَّا عَلَىٰ أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ
	اور ہم تم کو اس عذاب کے دکھانے پر قادر ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔
96	ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۚ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ
	سب سے حسین انداز سے برائی کا دفع کرو۔۔ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بناتے ہیں۔

97	وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ	
	اور کہوائے میرے نظام ربوبیت میں سرکش لوگوں کی خطرناک چالوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔	
مباحث:۔ هَمَزَاتِ ۔۔مادہ۔۔ھمز۔۔۔معنی۔۔طنز کرنا۔ باتوں باتوں میں کچھ کے لگانا۔ عیب نکالنا۔ فرقہ وتفریق کرنا۔		
98	وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ	
	اورائے میرے نظام ربوبیت میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ لوگ میرے پاس آئیں۔	
99	حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ	
	یہاں تک کہ کسی کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو کہتا ہے کہ ائے میرے نظام ربوبیت مجھے رجوع کرنے کا موقع دے۔	
100	لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ	
	تاکہ میں ان معاملات میں اصلاحی عمل کروں جن کو میں نے چھوڑ رکھا تھا۔۔۔۔! ہرگز نہیں۔۔۔۔یہ تو ایک ایسی بات ہے جو وہ کہتا رہتا ہے۔۔۔۔! اوران لوگوں کے پیچھے محاسبہ تک ایک برزخ ہے۔	

مباحث:۔

برزخ کیا ہے؟

اس لفظ کے متلق کہا جاتا ہے کہ یہ عربی لفظ نہیں ہے بلکہ معرب ہے۔۔۔۔معرب اس لفظ کو کہا جاتا ہے جو کسی دوسری زبان کا ہو لیکن اسے عربی زبان نے اپنے اندر جذب کرلیا ہو۔اس کی مثال ہماری خود پاکستان میں بولی جانے اردو زبان ہے۔اردو اصلاً ہندی ہے لیکن عربوں اور فارسیوں کی یلغار کے بعد اردو نے ان کی زبان سے الفاظ اپنے اندر جذب کر لئے۔آج کل پوری دنیا انگریزی کے الفاظ اپنے اندر جذب کررہی ہے بلکہ یہ کہنا بہتر ہوگا کہ پوری دنیا معرب کی ثقافت کو ہی متعار لے رہی ہے۔

برزخ کی کیفیت اس آیت میں بتائی گئی ہے کہ غلط کاروں کی پکڑنے کے بعد ان کے پیچھے برزخ لگی ہوتی ہے۔یہ کیفیت ذہنی اذیت ہے کیونکہ جسمانی سزا تو فیصلے کے سنانے کے بعد ہی لاگو ہوگی۔

101 فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ

پھر جب تصور کو آشکارہ کیا جائے گا تو اس دن نہ تو ان کے درمیان رشتے ناطے رہیں گے اور نہ ہی ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔

مباحث:۔

نُفِخَ ۔۔مادہ۔۔ن ف خ ۔۔معنی۔۔کوئی عمل جس کا تعلق منھ کی پھونک سے ہو۔خواہ مخواہ ڈینگیں مارنا، شیخی بگھارنا، کسی کو مغرور بنانا، کسی عضو کا متورم ہونا،نفخہ الشباب جوانی کا جوبن۔۔تکبر،بڑا ہونا۔

الصُّورِ ۔،مادہ۔۔ص و ر ۔۔معنی۔۔تصور،تصویر،نقش کھینچنا،منظر کشی کرنا،کسی معاملے کو پوری طرح سامنے لانا۔۔مسئلہ کی نوعیت۔کسی مسودے کی نقل۔

102 فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

	پس جس کے اوزان بھاری ہونگے تو یہی لوگ کامیاب وکامران ہونگے۔	
103	وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ	
	اور جن کے اوزان ہلکے ہوں گے تو یہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے لوگوں کو نقصان پہنچایا۔۔، ہمیشہ قید خانے میں رہیں گے۔	
104	تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ	
	ان کے توجہات کو دشمنی کی آگ جھلسادے گی اور وہ اس میں بدشکل ہوں گے۔	
105	أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ	
	کیا میرے احکامات تم کو نہیں دئے جاتے تھے۔۔؟ پھر بھی تم انہیں جھٹلاتے تھے۔	
106	قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ	
	کہیں گے اے ہمارے نظام ربوبیت ہم پر ہماری بدحالی غالب آئی اور ہم لوگ گمراہ تھے۔	
107	رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ	
	اے ہمارے نظام ربوبیت ہم کو قید خانے سے نکال پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں۔	

108	قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ	
	ارشاد ہوگا کہ ذلّت کے ساتھ اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو	
109	إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ	
	میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کہتا تھا۔اے ہمارے نظام ربوبیت ہم نے امن قائم کیا تو ہم کو حفاظت فراہم کر اور ہم پر رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہترین رحم کرنے والا ہے۔	
110	فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ	
	تو تم لوگ ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے یہاں تک کہ اس مذاق نے تمھیں ہماری یاد سے ہی بالکل غافل کر دیا اور تم ان سے مذاق ہی کرتے رہے۔	
111	إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ	
	آج ہم نے ان کو ان کی استقامت کی یہ جزا دی ہے کہ وہ ہی سراسر کامیاب ہیں۔	
112	قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ	
	کہے گا کہ تم نے ملک میں تیاری کے کتنے برس گزارے۔؟	
113	قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ	

	وہ کہیں گے ہم نے ایک عرصہ یا اس کا کوئی حصّہ۔۔۔ پس حساب رکھنے والوں سے پوچھ لو۔
114	قَالَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ
	وہ کہے گا فی الواقع تم نے بہت ہی کم وقت گزارا ہے۔۔، کاش کہ تم اسے پہلے ہی سے جان لیتے۔۔۔۔!
115	أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ
	کیا تمہارا یہ خیال تھا کہ ہم نے تمہیں بلا مقصد اخلاقیات (نظام حیات) عطا کئے ہیں۔، اور تم نے کبھی ہماری طرف پلٹ کر نہیں آنا ہے؟
مباحث:۔ یہ تخلیق انسان کو ایک بامقصد بااصول باکردار اور انسانیت کے لئے مفید بنانے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس کا تعلق مادرِ رحم سے پیدائش کا نہیں ہے۔	
116	فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
	پس بلند و بالا ہے وہ حاکم اعلیٰ جو بادشاہ برحق ہے اور اس کے علاوہ کوئی حاکم نہیں اور وہ اقتدار کا فیاض نظام ربوبیت ہے۔
117	وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ

	اور جو کوئی مملکت الہیہ کے سوا کسی دوسری مملکت کی دعوت دیتا ہے۔اور اس کے پاس اس کے لئے کوئی دلیل بھی نہیں ہے تو اس کا احتساب نظام ربوبیت کے پاس ہے۔اور کافر لوگ یقیناً فلاح نہیں پائیں گے۔	
118	وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ	
	اور اعلان کرو۔اے میرے نظام ربوبیت میری حفاظت فرما اور رحم کر۔یقیناً تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے	